

تھا، ویسا ہی رہا۔ مزید مصیبت یہ پیش آئی کہ پاؤں تن سے بھی بڑھ کر زخمی ہو گئے۔

یہ صورت حال بھی زندگی میں پیش آتی رہتی ہے۔ مثلاً تکلیفوں کو دور کرنے کے لیے تنگ و دو شروع کر دی، لیکن سو مرتبہ بیر یا سعی کی خامی کے باعث پہلی تکلیفیں دور ہونے کے بجائے مزید تکلیفیں پیش آ گئیں۔

۵۔ **تشریح :** صحراؤں میں پھرنے کا ذوق اس طرح فطرت میں رچ گیا تھا کہ مرنے کے بعد غسل بھی دے دیا گیا، کفن بھی پہنا دیا گیا، لیکن پاؤں بدستور ہل رہے ہیں۔ یہ اسی فطری ذوق کا کرشمہ ہے۔

۶۔ **تشریح :** بہار کے موسم میں بہر طرف پھولوں کے جوش کا یہ عالم ہے کہ پرندے باغ میں اڑتے ہیں تو ان کے پاؤں جا بجا الجھتے ہیں۔ اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں، اول یہ کہ پھولوں کا جوش نمودِ حال کی طرح پورے باغ پر چھا گیا ہے اور اس میں پرندوں کے پاؤں الجھ رہے ہیں۔ دوم یہ کہ پھولوں کے جوش نے باغ میں بہر طرف عجیب کیفیت پیدا کر رکھی ہے، پرندہ اڑتا ہے، لیکن پھولوں کی کیفیت دیکھتے ہی پرسمیٹ کر نیچے اتر آتا ہے، گویا وہ جانا نہیں چاہتا۔

۷۔ **تشریح :** پرانے انداز کا ایک خیالی شعر ہے۔ محبوب کی نزاکت کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں، آج اس نازک بدن کے پاؤں دکھ رہے ہیں، کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ رات کو کسی کے خواب میں آیا ہو۔ اس نزاکت کا کیا کہنا کہ محبوب خواب میں بھی چل کر جاٹے تو اس کے پاؤں دکھنے لگتے ہیں۔

۸۔ **تشریح :** اے غالب! میرا کلام کیوں پر لطف اور مزیدار نہ ہو؟ میں تو شیریں سخن خسرو کے پاؤں دھو کر مپتا ہوں۔

آخری مصرع میں خسرو سے مراد بادشاہ بھی ہو سکتا ہے اور امیر خسرو بھی، دونوں شاعر تھے، اگرچہ شعر کے مدارج میں بڑا فرق تھا۔